ماہ رمضان کے احکام و فضائل

محمد اسماعیل ساجد

نیا چاند دیکھنے کی دعا

اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان و السلامۃ و الاسلام ربی و ربک اللہ۔ (مشکوۃ ص ۱۷۵ باب کتاب الصوم)

رمضان المبارک کے روزہ کی فرضیت

یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ (پارہ ۲ سورہ البقرہ)

ترجمہ :۔ اے ایمان والو ! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جیسے کہ تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ یہ گنتی کے چند دن ہیں پس تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ دوسرے دنوں میں اس کی گنتی پوری کرے۔

ان آیات میں رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت ثابت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالی نے اس موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں بلکہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔ البتہ کچھ طریقہ میں فرق تھا یاد رہے کہ رمضان المبارک کے روزہ کا تارک کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینت من الھدی و الفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ و من کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر و لا یریدبکم العسر و لتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھدکم ولعلکم تشکرون۔

ترجمہ :۔ ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا اس قرآن مجید میں ہدایت ہے لوگوں کے لئے اور حق اور باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں جو بھی تم میں سے اس مہینہ کو پائے (یعنی مسافر نہ ہو تندرست مقیم ہو) وہ روزہ رکھے جو بیمار ہو یا مسافر اس کو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا ہو گی اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے سختی نہیں کرنا چاہتا اور یہ چاہتا کہ تم رمضان المبارک کی گنتی کو پورا کرو اور اللہ کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

(سورہ البقرہ ۱۸۵)

قرآن مجید اور روزہ قیامت کے دن سفارش کرے گا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے روزہ کہے گا اے میرے اللہ میں اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا۔ اس واسطے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اسی طرح قرآن مجید کہے گا اے میرے رب اس بندے کو رات (قیام کے لئے سونے سے روکے رکھا) اس کے بارے میری سفارش قبول فرما ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (رواہ احمد و طبرانی)

رمضان المبارک میں اللہ تعالی کے ذکر کی فضیلت

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ذاکر الله فی رمضان مغفور له و سآئل الله فیه لا یخیب۔

(رواہ بیہقی فی شعب الایمان جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۳۲)

ترجمہ :۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک میں اللہ تعالی کے ذکر کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اللہ تعالی سوال کرنے والے کو نہیں لوٹتا۔

روزے دار جہنم سے دور

من صام یوما ابتغاء وجہ اللہ باعدہ اللہ من جہنم۔ (رواہ بیہقی)

ترجمہ :۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالی کی رضا کے لئے ایک یوم کا روزہ رکھے گا اللہ تعالی اس کو جہنم سے دور رکھے گا۔

تشریح :۔ اس سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ پورے رمضان المبارک میں سے صرف ایک روزہ رکھ لے یہ رمضان المبارک کے علاوہ کی بات ہے۔

روزے دار جنت کے خاص دروازے سے داخل ہو گا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک جنت کے آٹھ دروازے ہیں اس میں سے ایک کا نام باب ریان ہے۔ قیامت کے دن اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔ اس کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہو سکے اور اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں تو روزے دار کھڑے ہوں گے اس دروازے سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔

رمضان المبارک میں شیطانوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ و غلقت ابواب الجھنم و سلسلت الشیاطین۔

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

روزہ رکھنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

رمضان المبارک کا بابرکت ماہ مغفرت و بخشش کے حصول کا مہینہ ہے جو

شخص اس کے احکام پر کماحقہ عمل پیرا ہو کر اور اپنے سابقہ گناہوں پر نادم و شرمسار ہو کر بارہ گاہ الٰہی میں دست توبہ پھیلاتا ہے تو وہ یقیناً بخشش و مغفرت حاصل کر لیتا ہے اس ماہ دن کو روزے رکھنا اور رات کو قیام کرنا ایک ایسا عظیم کام ہے جو تمام سابقہ گناہوں کو معاف کروانے کا سبب بن جاتا ہے اس لئے ہمیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دینی چاہئے۔ اس کی تصدیق میں پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ :۔ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کی حالت میں اور حصول ثواب کے لئے قیام کرتا ہے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

رمضان میں قیام کی فضیلت

ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ :۔ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کی حالت میں اور حصول ثواب کے لئے قیام کرتا ہے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

دیکھیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے کتنا عظمتوں والا مہینہ عطا فرمایا ہے۔ اس میں ہمیں زیادہ سے زیادہ عبادت کرکے روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وہ تو انسان ہیں ہی بدقسمت جس کی زندگی میں رمضان المبارک آئے وہ اس میں عبادت کرکے اپنے رحمان کو راضی نہ کرے۔ تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا اور اس میں سے اور کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔

روزہ اللہ کے لئے ہے۔

حدیث قدسی میں ہے کہ :

کل عمل ابن آدم الا الصوم فانه لی و انا اجزی به۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ :۔ انسان کے ہر عمل کا ایک مقرر کیا ہوا ثواب ملے گا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ خاص میرے لئے ہے اس کا بدلہ بھی میں خود ہی دوں گا۔

میت کی طرف سے روزے کی قضا

عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ ﷺ قال من مات و علیہ صیام صام عنہ ولیہ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مرجائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔

رمضان المبارک کے ایک روزے کا مقام و مرتبہ

و عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من افطر یوما من رمضان من غیر رخصۃ و لا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلہ و ان صامہ۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان المبارک میں ایک روزہ (جان بوجھ کر) چھوڑ دے بغیر شرعی رخصت کے تو تمام عمر کے روزے رکھنا (رمضان المبارک کے ایک چھوڑے ہوئے روزے کا) بدلہ نہیں اتار سکتا۔

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! اس حدیث پر ذرا غور کریں کہ نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا جس نے ایک روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا اگر اس چھوڑے ہوئے روزے کے بدلے پوری زندگی روزے رکھے تو وہ جو رمضان المبارک میں اس کو جو روزے رکھنے کا ثواب ملنا تھا وہ نہیں پا سکے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کا کتنا مقام ہے اس لئے تمام مسلمانوں کو رمضان المبارک کے روزے رکھنے چاہییے جو روزے نہیں رکھتے وہ

اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم ہیں اور قیامت کے دن حساب دینا ہو گا۔

روزہ کی نیت

روزے کی نیت رات کو کرنی چاہیئے۔ یاد رہے کہ نیت کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ نیت کے لئے عموماً و بصوم غد نویت جو پڑھی جاتی ہے اس کا حدیث رسول ﷺ سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ یہ مروجہ دعا پڑھنا بدعت اور بدعت گمراہی ہے اور گمراہی انسان کو جہنم میں لے جائے گی۔ صرف دل سے نیت کرنا رمضان المبارک میں روزہ کے لئے ضروری ہے۔

روزہ افطار کرنے کی دعا

اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت۔

ترجمہ :۔ اے اللہ ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے میں نے افطار کیا۔ (ابو داؤد' بحوالہ مشکوۃ ۱۷۵)

افطاری میں جلدی کرنا

عن سھل قال قال رسول اللہ ﷺ لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (بخاری مسلم بحوالہ مشکوۃ ص ۴۳۱)

ترجمہ :۔ حضرت سہلؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں (سورج غروب) ہونے کے بعد جلدی کرتے رہیں گے۔

سحری کھانے کی فضیلت

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ تسحروا فان فی السحور برکۃ (متفق علیہ)

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا سحری

کھانے میں برکت ہے۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا ہمارے روزے اور اہل کتاب (عیسائی ۔ یہودی) کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے۔

روزے کے احکام

روزہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے' جماع کرنے' غیبت' چغلی' فحش گوئی' جھوٹ وغیرہ سے ایمانداری و خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ بچنے کا نام روزہ ہے۔ اس واسطے روزے کی حالت میں چغل خوری' جھوٹ بولنے اور فحش زبان استعمال کرنے سے پرہیز ضروری ہے اور روزہ کی حالت میں نماز پڑھنا بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ روزہ رکھ لیتے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے تو ایسے لوگوں کا روزہ قبول نہیں ہو گا۔ اگر روزہ کی حالت میں قصدا کھا پیا لیا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ تو پھر اس کا کفارہ ہو گا۔ کفارہ یہ ہو گا پہلے تو ایک غلام آزاد کرے گا یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔ اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دو مہینے تک پے درپے روزے رکھے۔ اللہ تعالی کے رسول ﷺ کے زمانہ میں بھی ایک ایسا کام ایک شخص سے ہو گیا تھا تو آپؐ نے ان تین چیزوں کا حکم صادر فرمایا تھا۔

روزہ کی حالت میں

۱۔ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا اور تیل' خوشبو' سرمہ' نہانا' سر پر پانی' ہنڈیا کا نمک چکھنا اور کلی کرنا جائز ہے البتہ زیادہ مبالغے سے ناک میں پانی نہ ڈالے یا حلق میں پانی نہ ڈالے کہ پانی حلق میں اتر جائے۔

۲ ۔ روزہ کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے یا اپنی بیوی کے ساتھ بوسہ لینا جائز ہے۔ البتہ جس آدمی کو اپنے اوپر مکمل کنٹرول ہو۔

۳ ۔ روزہ کی حالت میں جنبی آدمی غسل کر سکتا ہے۔ جیسے رات کو جنبی آدمی

صبح صادق سے پہلے غسل نہ کر سکا تو روزہ رکھنے کے بعد غسل کر سکتا ہے۔
(ترمذی)

۴ ۔ اگر روزہ کی حالت میں حیض و نفاس آ جائے تو روزہ اس وقت ٹوٹ جائے گا تو اس روزہ کی قضا ہو گی مدت ختم ہونے کے بعد۔

۵ ۔ جان بوجھ کر قے کرنا یعنی حلق میں انگلی مار کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اگر قے خود بخود آ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

روزہ کس چیز سے افطار کرنا چاہیئے۔

عن النبی کان النبی ﷺ یفطر قبل یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن نمبرات حسا حسوات من ماء۔
(ترمذی۔ ابو داؤد)

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز سے قبل تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے اگر تازہ نہ ملتی تو خشک سے روزہ افطار کرتے اور اگر خشک بھی نہ ہوتیں تو پانی کے گھونٹ پی لیتے۔

روزہ افطار کروانے کا ثواب

نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کروایا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ دوزخ سے آزاد ہو جائے گا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے روزہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ صحابہؓ نے کہا ہم میں ہر شخص ایسا نہیں ہے جو روزہ افطار کروا سکے۔ تو آپؐ نے فرمایا یہ اجر اللہ تعالی ہر ایک کو دے گا جو کسی روزہ دار کو دودھ کھجور یا پانی سے روزہ افطار کروائے گا اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اللہ تعالی اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا تو پھر اس کو اس وقت تک پیاس نہیں لگے گی جب تک وہ جنت میں داخل نہ ہو جائے گا۔ (بیہقی)

تراویح کی فضیلت

نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان المبارک کا قیام کیا (یعنی نماز تراویح پڑھی) ایمان اور ثواب کی نیت سے تو اس شخص کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

تراویح سنت رسولؐ ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ پاک کے رسولؐ رمضان میں آدھی رات کو نکلے اور مسجد میں جا کر نماز پڑھائی جب دوسرے روز صحابہؓ کا علم ہوا کہ نبی پاکؐ رات با جماعت نماز پڑھائی تو دوسری رات لوگ بہت زیادہ اکٹھے ہو گئے اور تمام لوگوں نے آپؐ کی امامت میں (نماز تراویح) ادا کی۔ تیسرے دن اس کی بہت زیادہ تشہیر ہوئی تو تیسری رات تو بہت زیادہ لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔ تیسری رات بھی صحابہؓ نے نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ چوتھی رات لوگ مزید زیادہ ہو گئے لیکن آپؐ تشریف نہ لائے۔ آپؐ نے فجر کی نماز پڑھائی اور آپ نے ایک خطبہ دیا تم لوگوں کا مسجد میں جمع ہونا مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے میں اس ڈر سے نہ آیا (کہ وحی کا سلسلہ جاری ہے) کہیں تم پر (نماز تراویح) کا ادا کرنا فرض نہ کر دیا جائے اور تم اس کو ادا کرنے سے قاصر رہو۔

ارشاد رسول ﷺ ہوا:

فصلوا ایها الناس فی بیوتکم (بخاری)

ترجمہ :۔ تم اس نماز کو اپنے گھروں میں ہی ادا کیا کرو۔

آٹھ رکعات تراویح سنت رسولؐ ہے

عن ابی سلمه بن عبد الرحمان انه اخبره انه سال عائشة كيف كانت صلوة رسول الله ﷺ فی رمضان فقالت ما كان ﷺ يزيد فی

رمضان و لا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ

ترجمہ :۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے حضرت عائشہؓ صدیقہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رمضان المبارک میں کیسی ہوتی تھی ؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول ﷺ رمضان المبارک اور غیر رمضان گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ (بخاری ۔ باب قیام رمضان)

گیارہ رکعت تراویح کا فاروقیؓ فیصلہ

عن السائب بن یزید انه قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ (موطا امام مالک)

ترجمہ :۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حکم دیا جناب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابی ابن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو کہ وہ لوگوں کو وتر سمیت گیارہ رکعت نماز تراویح پڑھائیں۔

نوٹ :۔ یہ دونوں حدیثیں احادیث رسول ﷺ کے ذخیرہ میں بے داغ ہیں اور غیر مجروع ہیں کسی محدث نے اس پر اعتراض نہیں کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کے دور سے عہد فاروقی تک لوگ گھروں میں ہی نماز تراویح پڑھا کرتے تھے لیکن حضرت عمر فاروقؓ نے لوگوں کے شوق کو دیکھ کر لوگوں کو گھروں کی بجائے مسجدوں میں نماز تراویح ادا کرنے کا بندوبست فرمایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بات کی تصدیق فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق چلتے ہوئے آٹھ رکعت تراویح ادا کرو اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالی کے رسول ﷺ اور جناب عمر فاروقؓ کے ان فرمودات پر عمل کریں اس میں ہی نجات ہے۔

ملا علی قاری حنفی کا فتوی

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں :

انہ صلی بہم ثمان رکعات والوتر۔ (مرقات ص ۱۷۴ ج ۲)

ترجمہ :۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام کو آٹھ رکعت اور وتر پڑھائے۔

علامہ حسینی حنفی فرماتے ہیں

حضرت علامہ حسینی حنفی فرماتے ہیں :۔

وقیل احدی عشرہ رکعۃ و ھو اختار مالک لنفسہ۔

ترجمہ :۔ امام مالکؒ نے اسی لیئے ہی گیارہ رکعت تراویح کو پسند فرمایا ہے کہ یہی کہا گیا ہے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری)

امام مالکؒ کی اپنی رائے

علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ امام مالکؒ نے فرمایا نماز تراویح کی وہ تعداد جس پر حضرت عمر فاروقؓ نے لوگوں کو جمع کیا تھا وہ زیادہ محبوب اور وہ گیارہ رکعت ہے۔

نبی پاک ﷺ کے سامنے گیارہ رکعت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ابی ابن کعبؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رمضان المبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول رات کو ایک بات ہو گئی ہے وہ یہ کہ (عورتوں نے کہا) ہم قرآن مجید نہیں پڑھی ہوئی ہیں اس لئے ہم تمہارے پیچھے نماز تراویح پڑھیں گی پھر میں نے آٹھ رکعت اور تین وتر پڑھا دیئے تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے گویا انہوں نے پسند کیا۔ (قیام اللیل امام مروزی)

نبی پاک ﷺ کی حیات مبارکہ میں گیارہ رکعت نماز تراویح کا پڑھنا ثابت ہو گیا ہے اس کی تصدیق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی کی اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سامنے جب ابی ابن کعبؓ نے بیان کیا تو اگر

یہ عمل غلط تھا تو نبی پاک ﷺ نے روکا کیوں نہیں اور گیارہ رکعت نماز تراویح کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے با جماعت کا مساجد میں اہتمام کیا تھا۔

ان دلائل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نماز تراویح قیام اللیل آٹھ رکعات تراویح اور تین وتر ہے اس کے علاوہ بیس یا چھتیس وغیرہ پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے واضح فرمان کو چھوڑ کر آئمہ کرام کی تقلید کرتے ہیں، وہ ان آیات قرآن مجید و حدیث رسول اللہ ﷺ کا مطالعہ کریں۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفرلکم ذنوبکم و اللہ غفور رحیم ○ قل اطیعوا اللہ و الرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین ○ (سورہ آل عمران)

ترجمہ :۔ کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر کرے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالی ایسے کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ (سورۃ الاحزاب)

ترجمہ :۔ تحقیق تم لوگوں کے لئے اللہ تعالی کے رسولؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

حدیث رسولؐ میں ارشاد ہے :

عن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ ﷺ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ (متفق علیہ)

اب ہمیں قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ کے ان واضح فرمودات کی روشنی میں یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ہمیں مقلد نہیں محقق بن کر

کائنات کے امام اعظم محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر عمل کرنا چاہئے۔ ہمیں حنفی، شافعی، بریلوی، دیوبندی، جعفری کی بجائے محمدیؐ بن کر زندگی گزارنی چاہئے۔

اعتکاف

ماہ رمضان میں آخری عشرہ میں کی جانے والی خصوصی عبادات میں اعتکاف بھی شامل ہے۔ یہ مبارک عمل محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت موکدہ ہے۔ اعتکاف کے معنی ٹھہرنے کے ہیں اور شرعی معانی میں دنیا کے سارے کام چھوڑ کر اللہ تعالی کی عبادت کرنے اور جامع مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اعتکاف میں معتکف کو چاہئے کہ وہ کثرت سے نماز نفلی ادا کرے۔ قرآن مجید کی تلاوت ذکر الہی، درود شریف پڑھنا چاہئے۔ مسجد میں قرآن و سنت کا درس دینا اور سننا بھی جائز ہے۔ اعتکاف کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔

اعتکاف کا ثواب

عن علی بن حسین عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ من اعتکف عشرا فی رمضان کان کحجتین و عمرتین (بیہقی)

ترجمہ :۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان میں دس روز کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملے گا۔

اعتکاف جامع مسجد میں

عن علی رضی اللہ عنہ قال لا اعتکاف الا فی مسجد جماعۃ

(مصنف ابی شیبہ ص ۹۱ ج ۳)

ترجمہ :۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اعتکاف جامع مسجد کے علاوہ نہیں۔

اس کے علاوہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہی ہو گا اس کے علاوہ نہیں۔ مردوں کی طرح عورتیں بھی اعتکاف کر سکتی ہیں۔ (لیکن جامع مسجد میں اعتکاف کرنا شرط ہے) اللہ کے رسول ﷺ کی ازدواج مطہرات آپؐ کے ساتھ اعتکاف کیا کرتی تھیں۔

(صحیح بخاری)

اعتکاف کب کیا جائے

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا چاہئے تو بیسویں تاریخ کو رات مسجد میں گزارے اور صبح کے وقت نماز فجر کے بعد اعتکاف گاہ میں چلا جائے اور شوال کا چاند دیکھ کر باہر نکلے۔

شب قدر کی فضیلت

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان المبارک میں اور آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

انا انزلنه فی لیلة القدر ○ و ما ادراک ما لیلة القدر ○ لیلة القدر خیر من الف شهر ○ تنزل الملئکة و الروح فیها باذن ربهم من کل امر ○ سلام هی حتی مطلع الفجر ○

ترجمہ:۔ بے شک (اللہ تعالیٰ) ہم نے اس قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا۔ تمہیں کیا معلوم شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) اس میں اپنے رب کے حکم کے ساتھ ہر کام سے اترتے ہیں یہ رات سلامتی والی ہے طلوع فجر تک۔

یہ رات ہزار مہینوں سے افضل ہے جو اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ حقیقی بدقسمت ہے۔

شب قدر میں گناہوں کی معافی

من قام ليلة القدر ايمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه

(صحیح بخاری شریف)

ترجمہ :۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو شب قدر میں قیام ایمانداری' نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ کرے گا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

شب قدر کی دعا

اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنى ۔ (ابن ماجہ)

بقیہ : عمل ص ۱۸

کے پاس بیٹھ گیا' اللہ تعالی فرماتا ہے اس کو بھی میں نے بخش دیا وہ ایک ایسی جماعت ہے جس کے پاس بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں رکھا جاتا۔

(بحوالہ مشکوۃ شریف)

عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ اكثروا ذكر الله حتى يقولوا مجنون (رواہ احمد و ابو یعلی)

ترجمہ :۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کا ذکر اتنا اور اس طرح کرو کہ لوگ کہیں کہ یہ دیوانہ ہے۔

تشریح :۔ اہل دنیا جو تعلق باللہ کی دولت سے محروم ہیں جب کسی ایسے اللہ والے کو دیکھتے ہیں جس کو یہ دولت نصیب ہے اور اس کی وجہ سے وہ دنیا کی طرف سے کسی قدر بے فکر اور اللہ کی یاد اور اس کی رضا طلبی میں منہمک ہے اور اسی کے نام کی رٹ لگا رہا ہے تو اپنے خیال کے مطابق وہ اس کو دیوانہ کہتے ہیں حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ خود ہی دیوانے ہیں ؎

اوست دیوانہ کہ دیوانہ نہ شد
اوست فرزانہ کہ فرزانہ نہ شد